قینچی

اہلِ نظر کی تحسین کے آئینے میں

☆ میں نہیں کہہ سکتا کہ منشی قتل ہوگیا تھا یا جل گیا تھا لیکن میں یہ ضرور کہہ سکتا ہوں کہ حلیمہ جل کر راکھ ہوگئی تھی۔ یہ کتاب آپ ضرور پڑھیے، اگر آپ نے یہ کتاب نہ پڑھی تو یہ بہت بڑی محرومی ہوگی۔ یہ اسی طرح کی محرومی ہوگی جیسے آپ پنجابی جانتے ہوئے ہیر وارث شاہ کے مطالعے سے محروم رہ جائیں۔

پروفیسر صوفی عبدالرشید

☆ اگرچہ احمد حسین مجاہد نے اردو میں بڑا نام اور مقام پیدا کیا ہے لیکن قینچی کے توسط سے ان کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا۔

سلطان سکون

☆ قینچی کے ایک ایک لفظ میں احمد حسین مجاہد کا دل دھڑکتا ہے۔ شاعر اپنی شاعرانہ قوتِ امتزاج یعنی تخیل کی بدولت نوعِ انسانی کی ساری قوتوں کو ایک دوسری سے آمیخت کر کے ایک وحدت میں تبدیل کر دیتا ہے۔ یہی کام احمد حسین مجاہد نے قینچی لکھ کر کیا ہے۔ یہ داستانِ محبت ٹکڑوں کی شکل میں پہلے سے موجود تھی۔ احمد حسین مجاہد نے اسے نئے سرے سے لکھا، ایک نئی زندگی دی۔ اس نے یہ قینچی تین چار سال کی محنت سے نہیں لکھی بلکہ اس نے یہ داستان پچاس سالوں تک اپنے اندر پالے رکھی، تب کہیں جا کر یہ عالمِ وجود میں آئی۔ قینچی ہندکو زبان کی ہیر ہے۔ قینچی کے ذریعے ہندکو زبان نے ایک بلند جست بھری ہے اور اس کا سارا ثواب احمد حسین مجاہد کے لیے رزقِ حلال ہے۔

محمد حنیف

☆ قینچی داستان کو احمد حسین مجاہد نے زندہ اور امر کر دیا ہے۔ اس کے کردار منشی، حلیمہ، شہ گندل، مجاہد کے قلم کے آبِ حیات سے جاوداں ہو گئے ہیں۔ اس داستان کے کئی موڑ مجھے اپنی یا کسی بھی اور کی زندگی سے بہت قریب لگے۔ محبت کا خوب صورت جذبہ چاہے کسی دیہاتی دوشیزہ کو اپنا اسیر کرے یا شہر کی کسی لڑکی کو، اس کے اسرار و رموز ایک سے ہوتے ہیں۔ قینچی پڑھتے ہوئے مجھے بارہا خود پر حلیمہ کا گماں گزرا۔

راشدہ ماہین ملک

☆ میں سمجھتا ہوں کہ قینچی پچاس سالوں سے زیادہ مدت تک مجاہد کے باطن میں کہیں انگڑائیاں لیتی رہی ہے۔اس میں وہ تمام روایت موجود ہے جو ہزار ہا سال پرانی ہندکو کی روایت ہے۔جس خوب صورتی سے مجاہد نے یہ داستان قلم بند کی ہے،اس نے اس روح کو متاثر نہیں ہونے دیا،جس کے لیے مجاہد ہر طرح کی تحسین اور مبارک باد کے مستحق ہیں۔

واحد سراج

☆ مجاہد کو پراسرار چیزوں سے بڑی گہری دل چسپی ہے۔اگر ہم ان کی اردو شاعری پر نظر ڈالیں تو بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ اس کے موضوعات بڑے پراسرار ہیں۔مجاہد اگر کائنات میں بھی کہیں چہل قدمی کر رہے ہوں وہ یقیناً ایسی جگہ ہو گی جو ابھی تک سائنس دانوں کی دست رس میں نہیں آئی ہوں گی۔قینچی بھی مجاہد کی ایک پراسرار تصنیف ہے۔

عامر سہیل

☆ احمد حسین مجاہد نے جس فنی مجاہدے کے ساتھ اس لوک کہانی کو پوری تحقیق کے بعد ایک نئے انداز میں کتاب کی شکل میں محفوظ کیا ہے یہ انھی کا حصہ ہے۔انھوں نے ماں بولی کا حق ادا کیا ہے۔قینچی جہاں احمد حسین مجاہد کے اعلا علمی و ادبی مقام ،فکری ترفع اور ندرتِ زبان کا شان دار نمونہ ہے وہیں یہ ان کی زندگی سے وابستہ کئی حوالوں کا مجموعہ بھی ہے۔

عبدالوحید بسمل

☆ اہلِ نظر کی یہ آرا کتاب کی تقریبِ رونمائی میں پڑھے گئے مقالات اور گفتگو سے لی گئی ہیں۔